

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

غزل حضرت میر مرثوم



دل رقبہ جمال ہوا دلس دوا بھلائی کا
 اور اک کو ہر ذات مقدس میں داخل کیا
 ہر قسمت زمین و فلک سے عرض نمود
 مرثیا بھی خیال رہے میرا اگر سمجھے یہ
 ہے حرف خامہ دل زدہ حُسن و قبول کا دیکھ
 یہ ہے حُسنِ اسکی کہ جامِ نشت میں
 سہلے ہی تھا اہل بیت اب ہوا نہیں
 سہلے لیا ہے وضع ہے چشم اہل قدس
 بے تقدیر و علی و وصی کی ذات
 و ہونہ ہزار پانی سے سو بار پڑھو درد
 حاصل ہو میر و دوستی اہل بیت اگر

سب سے جمیع صفات و کمال کا
 او دہرین گذار کمال و خیال کا
 حال اور چہ ہے یان او غوغا کا
 جلوہ و گرنہ سب میں ہے اوسکے جمال کا
 ہے اشتیاق جانِ جہان کے
 لیکن خیال سر میں نہ
 ظاہر اثر ہے مقہ

M.A.L.

یہ ہے حُسنِ اسکی کہ جامِ نشت میں
 سہلے ہی تھا اہل بیت اب ہوا نہیں
 سہلے لیا ہے وضع ہے چشم اہل قدس
 بے تقدیر و علی و وصی کی ذات
 و ہونہ ہزار پانی سے سو بار پڑھو درد
 حاصل ہو میر و دوستی اہل بیت اگر

URDU STACKS

غافلہ ساری خدا فی میں خدا کا ہو گیا
 مصطفیٰؐ ہو سکے ہو سکے وہ مصطفیٰؐ کا ہو گیا
 رقبہ حاصل ابتدا میں انتہا کا ہو گیا
 زہر قاتل میں اثر آبِ بقا کا ہو گیا
 خوب بیڑا پار اس دردِ آشنا کا ہو گیا
 قید سے آزاد وہ بندہ خدا کا ہو گیا
 لوتیہ پاک کا تیار خدا کا ہو گیا
 ترجمہ شمس لفظ بدر الدجی کا ہو گیا

جس کا دل دیوانہ محبوب خدا کا ہو گیا
 اول بخت میں ختم الدنیا پایا لقب
 یا دل میں بھرے دی وصل کی لذت مجھ
 شربت دیدار نے اچھی وادی نزع میں
 دق دین مصطفیٰؐ کا بھلی گردن میں پڑا
 دمہوین کا چاند دکھائے یہ کتنا نورانی
 لون رخسار و لکی بدست میں ہو نور و نور

بنت میں پہنچے جو لکھا ایک پر چہ بھی امیر
ن گئی دولت وہ نسخہ کیا کا ہر گیا

غزل سو دا

جوش کو ہر رجزن کو کیا خوش آتی ہر بار
آشیان ہاں ہر ہے کس اسید ہوا و عند لیب
لکھو گلشن چین کا ہے و نارغ اسے باغبان
دل فرودن کو کمان خون گرم کرتا ہے جنون
شور نگریم لڑا یون کا ابلتا ہے یہ دل
عارض گل پر نہیں شبنم عرق ہے شرم کا
کسکی آنکھوں سے کو آئی ہے مستی سیکر کر
خوش رکھو اسے عند لیون اپنے گلشن میں بہن
اب خدا کا قضا ہے سودا کا مجھے آتا ہر دم

غزل آتش

طریق عشق میں مارا پڑا جو دل ہٹکا ہ
نہ پوریا بھی میسر ہو اچھا سنے گور ہ
کہوں جو عرش برین بھی تو کہہ نہیں سکتا
پری سے چمکیو اپنے وہ نازنین دکھلائے
کبھی تو ہو گا جا رہے ہی بار ہو میں
عجیب بھول بھلیاں ہے غفلت مستی
عجب زمین ہے جو سودا پر شمر گئی گا
ساتھ کے ہاتھ سے جو کہ اس شیشہ شراب تا
مٹی و بان کی لکھنے عطار رہے عطر
رفک چین ہوا ہے ہر اک سرو تو نہال
پائی شکستہ دل نے ہر رنگ شکستہ رنگ
آزاد ہیں قیود سے افتاد و تان خاک
حاکم کو تیر سے پادہ زخمیان سے عشق ہے

یہی وہ راہ ہے چین ہے جاتا کھٹکا
ہمیشہ خواہ میں دیکھا کیا چھ کھٹ کا
بہت بلند ہے پایہ ترے چہرہ کھٹ کا
چھاب دور ہو ٹوٹے طلسم تھو نگٹ کا
کبھی تو قسم کر گنا مانہ کروٹ کا
جسے کہ راہ ہوئی اس سے خوب ہی ٹھٹکا
خواب کرتا ہے اسکو زبان کا چٹ کا
سبح ہوا میں بادہ کش کہ خیم آستان گرا
ادس رشک گل کے منہ سے بیتا جان گرا
کٹ کٹ کے پیر سے عشق میں کیا کیا جان گرا
بالائے شیشہ مراب قفاں گرا
اودھ تا پو اچھر سے جو رنگ قزاں گرا
یوسف بھی اسے کھینچیں بھی کجاں گرا

یا مال جو کر گناہے یا سزے کا سزا
 نعرش زہ سلوک میں رقتا دو نکو ہو گیا
 کیا مال و عجب فقر کے آگے ہے سلطنت
 کا رخ نگاہ مست سے دیکھا جو پارے
 ہر رفیق بیکسی منزل بمنزل رہ گیا
 صید لاغر کر دیا تاخیر قاتل نے بیٹھے پا
 اسے اعلیٰ فرصت نہ دی افسوس کی آغوش ہر
 واسے قسمت نخل قاتل سے نہ برائی مراد
 جوش حیرت نے ندی فرصت کھینچ کر رکھ
 نعمت مانی نے مزا کیا کیا دکھائے وقت بوج
 ترمزہ بھی بھلا دی خطرہ صیاد نے
 سایہ انگین کا کل پہچان ہے روئے یار پر
 وی نہ فرصت ہمرنگی کی اضطرابِ روح نے
 سر جہاں سے کیا آنکھوں پہ پٹی باندھ کر
 اسے فوق وقت نالے کے رکھ گیا ہر گز ہر
 میں نالوان ہون خاک کا پر وائے غبار
 خط دے کے دل میں تھا کہ زبانی بھی کچھ کے
 کھاتا ہے اس مزے سے غم عشق میرا دل
 جو نہ بختا نہ تو نہ جلا انگلیاں طلیب
 اے شمع ایک چور ہے باونیم صبح
 چوڑا نہ دل میں صبر نہ آرام نہ شکیب
 قاتل کبھی نہ تو نے اٹھائے ہزار حیف

جو دیکھے اسکو تھام کے دل پیچ جائے فوق

جب ناز سے کھڑا ہو وہ رکھ کر گم رہے ہاتھ

نوٹ۔ اگر آپ کو شعرا نامی ماضی و حال کے انتخاب کلام کا شوق ہو تو ترجمان و حجب کا دور احسن و طبعی
 بیوہ صادق پریس مکتبہ

جو چھوٹ پڑنے سے شیشہ کا حال ہوتا ہو
خود اپنے فخر سے رو اپنا سوال ہوتا ہو
یہ پردہ پردہ میں اظہار حال ہوتا ہو
جلے جو بخ کے وہی پامال ہوتا ہے
زبان تلے ہی پیدا سوال ہوتا ہے
کہ جان دیکے میسر وصال ہوتا ہے
عیان کچھ ہوئے تیرے حال ہوتا ہو
وسیع اور بھی اپنا خیال ہوتا ہے
جو سانس روکنے میں دلکا حال ہوتا ہو
اجل کو دیکھ کے چہرہ بحال ہوتا ہے

بنی برد لیے کچھ ایسی اٹھا کر عشق کی چوٹ
زبان کو ہوتی ہو کنت جو رکے کنت میں
میری نگاہ کی حسرت کو کیا کوئی سمجھے
حرام ناز بھی ہو کیا اداس شناس جہان
ہو اسے شوق نے تابع کیا ہو صورتِ شمع
مگر دلیل ہو کم بہتی کی رنجِ فراق
نظر سے گو کہ ہے پنہان امید دل کا چراغ
کھل کے قید ہو جب دیکھتے ہیں جانبِ رشت
اس قدر زمرے ضبط آہ میں تکلیف
جتنے زکیت سے ہیں آرزو دیکھے وہ کیا

غزل شہر صادق صاحب حیران

پیر دل کو جو ر و ظلم کا خوگر نہاں ہو گے
محشر میں بھی کئی صفحہ امر نہاں ہو گے
مرے ہونے نصیب کو کیونکر نہاں ہو گے
پھر غارِ رشت کو سر نشتر نہاں ہو گے
جم جم کے تیغ تیز ہو جو بہر نہاں ہو گے
دیوانہ دل کو چھوڑ بھی برھکر نہاں ہو گے
ہم داستانِ غم کا جو دفتر نہاں ہو گے

دقہب جناؤ ناز ستار نہاں ہو گے
روز قیام ہو گا بھی گر خسراں نہاں ہو گے
کیونکر گمان تھا یہ شب وصل ہم نشین
روحیں گے سمے وہ تھپتھپ غروج
ہمارے خون کے قاتل بوقتِ قتل
لو کھل گیا درازی کیسو کا مدعا
پورا ہو گا دیکھتا حیرانِ تمام عمر

غزل شاہر

جن دونوں اک پیری رخسار کا دیوانہ تھا
وہ بھی کیا دن تھو کہ تھے دونوں شریکِ سوزِ ناز
رند بدستِ اسطرح اٹھو لہرے روئے حشر
قات سے تاقان میرا ہی مرا فساد تھا
شمع محفلِ آسپے میں آیکا پروانہ تھا
سے کی بوتل تھی بھل میں ہاتھ میں پیانا تھا

چھوڑ کر ادا تیاں ہوں کر حق میں وزو شب
بیرون سرگھا یا کیا ترک محبت کے لیے
نویکینے والا ہوں تیرا عالم ارواح کا
جلوہ محبوب اسے شاکر نہ جب آیا نظر

بنگیا بیت الحرم پہلے ہی بخشا نہ تھا
ناصح نادان بھی کیا میرے طرح دلوں نہ تھا
میں ازل میں بھی تو مجھ کو کس مشائے تھا
یہ جہان آباد آنکھوں میں مرے ویرانہ تھا

غزل منیر

کسی کا دل کبھی ہوئے سے تم اگر لینا
خالی نہ اگر نکلو وقت آرا لیشس
چہا نہ عالم فانی سے قتل ہندون سے
تمہا رو کو چپے سو جاتی سولاش عاشق کی
ترے قراق میں عاشق کو ترے کام یہ بچ
ستم اٹھائے نہ صاحب کے جب کوئی عاشق
وہ خوب یاد ہے بوسے کوہ کیے دل کی شب
یہ دور بزم ہے ساقی رہے خیال ذرا
عدم کے کوچے میں افسوس خالی ہاتھ چلے
جو دفن کر کے چلے دوست بھگو میں نے کہا
خدا کے واسطے مجھ کو نہ ذبح کر دیا
یقین مرگ یہ تھا اتنے میں نے شب کو کہا
سوار ہو کے چلو ساٹھ میری میت کے
نہ بھگو طور کی حاجت نہ عرش اعلیٰ کی
ہا۔ ی۔ لا۔ ش۔ پ۔ رو۔ نا۔ نہ۔ انجی آنکھوں کو
ہوے جہان میں حیدر گناہیہ سے

ہماری مہر و وفا کو بھی یاد کر لینا
ہمارے خون میں تم اپنے ہاتھ بھر لینا
خدا کے سامنے سفاک تو مکر لینا
شریک ہو لو خزارہ کے پھر سنو لینا
ہزاروں کرو میں بستر پر رات بھر لینا
تو اس گھڑی بہن ہوئے سے یاد کر لینا
جیسا سے آنکھوں پر ہاتھوں کو اپنے دہر لینا
گروں نشیمن جو ساقی مری خبر لینا
نہ مگر یاد رہا تو شہ سفسر لینا
کبھی کبھی تو خدا کے لئے جسبہ لینا
جو پھر کون دام میں لپکی تو پرکتر لینا
سحر کو آ کے مسحا میری خبر لینا
لحد قریب رہے تب تیرا تو تم اتر لینا
جہان وہ مل گئے دو دو کلام کر لینا
کسی رقیب سے دم بھر کو چشم تر لینا
حسین حشر کے دن اسکی تم خسر لینا

غزل حضرت جلال

ترغ میں آئے نہ وہ میں سر پہنک کر گیا
راہ کھوئی کی انھوں نے دم

مار ڈالا ذکر گلشن چہر کر صیاد سے
 کیا کوئی دل نہ ابر پانی ہو ابھی
 آہ کھینچا چاہتا تھا ضبط نے رو کا مجھے
 دل بہر آیار و سکے لیکن نہ بزم یار میں
 لے گیا مینا نہ عرفان میں ہکو خضر شوق
 دل نے گیسو سونچنے کی نہ پانی کوئی راہ
 شمع کام آئی شب تار یک فرقہ بین نہ راہ
 کس جگہ جھکو و غادی طاقت پر وارنے
 کی بہت تو نے کی اسے اضطراب و ستا شوق
 تو ہی کھول اس راہ سر پہ کراؤ مرغ جن
 پھر فوراً ہنس دے اور دے پیرے زخم کے
 آج اگر دامن نہ تار و کتے کیوں خار و شت
 وہ نہیں ہوں گردش گرد و نوحے عاجز کرو
 کاروان سے ضحکے مجھ کو چڑایا او جلال

آج میں کچھ قفس میں کیا چٹک کر رہ گیا
 خارا کچھ قلم گریبان میں کھٹک کر رہ گیا
 سبز سو آن میں اک شعلہ بھڑک کر رہ گیا
 چہرہ تر سے ایک آؤ وہ آنسو ٹپک کر رہ گیا
 زباں گراہ مسجد میں بہک کر رہ گیا
 کوچہ تار یک تھا آخر بٹک کر رہ گیا
 یہ بھی جھلکے جھلکی وہ بھی جھک کر رہ گیا
 دو قدم پر تھا دیر گلشن کہ تھک کر رہ گیا
 انکے سہنے سے دو پیٹھ کچھ سرک کر رہ گیا
 کیا یہ غنچے نے صدا دی کیوں چٹک کر رہ گیا
 کیا ٹپک اکبارا سے قاتل جھٹک کر رہ گیا
 قیس حریان دور پہنچا میں ایک کر رہ گیا
 خیر میں ہی دیکھتا ہوں کون تھک کر رہ گیا
 نقش پاسے رہ گیا کون پر سر چٹک کر رہ گیا

غزل رعنا

لب پہ وقت نزع آہون کے شراب سے رہ گئے
 صف میں کشتوں کے ہم اک لہلہ تہا رہ گئے
 بالابین اس طقس کا گذر بڑھ رہا ہے منہ بھڑک
 شکر ہے کرنے نہ پایا شانہ ان زلفوں میں غیر
 بزم خوابان اس کے جانے سے ہوا کمبو میں سیاہ
 ہوئے باران عدم سب منزل مقصود کو
 آتش عشق اشک کے طوفان کو کب ٹپکے ہو
 دین و ایمان جان و دل رعنا سے مست ہو گئے
 دیدہ گریبان مگر حسرت کے مار سے رہ گئے

اشک حسرت آکے دریا کے کنارہ رہ گئے
 چل چکے تھے منزل ہستی سے باہر رہ گئے
 کانین باہر نہیں پہنچو خورشید وار سے رہ گئے
 چلتے چلتے ہی سر عاشق پہ آ رہ گئے
 ماہ کامل چپکلیا باقی ستارے رہ گئے
 ہم سر راہ عدم حسرت کے مار سے رہ گئے
 مر رہے تھے ایک دو باقی شراب سے رہ گئے

غزل حضرت صفی

دارغ پر دارغ ابھی کیا ہے اٹھاتے جاؤ
پہر کب آو گے ذرا یہ تو تاتے جاؤ
تینے توڑا ہے تمہیں اسکو بناتے جاؤ
اور نیند آتی ہے جتنا کہ جگاتے جاؤ
قبر بیکس پہ کوئی شمع جلاتے جاؤ
پھر ذرا شکل دم نزع دکھاتے جاؤ
ہمہ سنتے جو ہیں او کو بھی رولاتے جاؤ
محرم عشق کو بھی حکم سناتے جاؤ
آج اجارہ پہ انبار لگاتے غناؤ
کہ نشان گہر خریان کا شامے سجھاؤ
جب ہی جانیں تم اگر اذو نکو ہنسنا جاؤ

زخم پر زخم صفی عشق میں کھاتے جاؤ
آتے آتے تو اب آئے تھے کہ ہر وقت اخیر
میرے کس کام کے پیشہ دل کے ٹکڑے
یہ بھی سوچا جوانی میں نیا ہے انداز
والی دانتوں میں جو انگشت خانی تو کیا
پردہ چشم میں دسند لاس ہواک پر نقش
لطف کیا ایک ہمن کو جو رولما کے اوٹھے
باہر اے حسن کے اجلاس سے آئیو الو
ہاتھ میں تیغ جو جمع ہے گندگاروں کا
تیسے یہ کہنے کہا تھا کہ چلو جلال ایسی
روئے بیٹھے ہیں ابھی اپنے مقد کو صفی

غزل حضرت دلغ

مرے خارہ کے ہمراہ دور دور آیا
قیامت آگئی جیوقت نام حور آیا
کہ جتنی دور گیا واپس اتنی دور آیا
کیسے سرور نہ آیا کسے سرور آیا
مرے ہانے کو اب آدھی ضرور آیا
وہ چمکی برق بجلی وہ کوہ طور آیا
پہنے بنائے ہوئے کام میں فتور آیا
خیال پار میں کوئی نہ ہے قصور آیا
گرمیاں لہو لہو بیتاب و ناصبور آیا
نہاں نہ حضرت مہتابی کے ہاتھ نور آیا

اے حیا و حرائی اُدھر غرور آیا
جان میں لاکھ حسین ہوں تو انکو شک نہیں
تری گلی میں رہی باز گشت مثل نفس
بنے ہو بزم میں ساقی تو یہ خیال رہے
گزار دی شب و وعدہ اسی لڑتے رہے
کمان کمان دل شاق دیدے یہ کہا
پیام برے شب و وعدہ وہ بگڑے بیٹھے
خدا کے بخشے یہ حشر میں بہت عاشق
تری گلی کی زمین اور اس قدر پامال
وہیں سے دلغ سینہ کو ملی ظلمت

۱۰ غزل جناب عزیز لکھنوی مدظلہ

<p>مختصر اک سطر میں حال دل دیوانہ تھا دل میں کیوں پائی جگہ اور لب تک یا کیلئے جب کوئی ذرہ مری خاکستر دل کا اور قیری برکتہ نگہ نے دنگا کیا عالم کیا عقل و آزادی میں بھی ہر اک قدم پر پیچیدہ عالم زمین بھی تھا محو پرستاری حسن چارہ گزینا سو رکھ سو رنج بھجا تھا گر کیا بتاؤں اسکی چشم مست کا عالم غریب</p>	<p>بخیہ زخم جگر میں سب مرا افسانہ تھا نالہ وہ نالہ کہ جو تاثیر سے بیگانہ تھا جاتے جاتے انکی محفل تک ہی پروانہ تھا یاد آیا نیکہ تو اس گھر کا صاحب خانہ تھا ہو نہاں اک دشت تھا اور آجکا دیوانہ تھا روح کے پیش نظر اک جلوہ مستانہ تھا غور سے دیکھا تو اک ویرانہ سا ویرانہ تھا یہاں تک آکر اسے قاتل پر حشر نہ کہ پیمانہ تھا</p>
---	---

غزل حضرت فیق

<p>مبارک ہو دل پر آرزو کا شباب آیا کبھی شکوہ ہر قسمت کا کبھی رونا ہر الفت کا شب خلوت بھی دل کی آرزو کو نہیں مٹا دل پر آرزو کا اور ہی کچھ ہو گیا عالم ہوئی گردش اگر انکی نگاہ شمع و برقع کو کیا دشت میں ہم نے قصہ حب سے محو از روی کا جو آیا ہوش جھکویو ہوا ہیوش الفت میں تنگیو وفا عباد قاتل کینہ جو ظالم رقیق اپنے مقدر میں یونین ناکام نہ تھا</p>	<p>طبیعت میں شرارت آئی آنکھوں میں جھانک آیا بجز اسکے سمجھے کیا ایدل خانہ خراب آیا کبھی آنکھو حیا آئی کبھی ان کو حجاب آیا ہمارے سامنے جو وقت وہ مست شراب آیا دل ناشاد نے جانا کوئی اب انقلاب آیا جنون بول لاکھ ناز میں بھی ہمراہ رکاب آیا شباب آیا الہی یا مرے دل پر خدایا جو آیا بھی لو کس پر یہ دل خانہ خراب آیا ادھر جان خرین کھی اُدھر خفا کا جواب آیا</p>
---	---

فصلی غزل حضرت عاجز

<p>سب پہلو گر تہ مودہ دل پر نرسات میں رہتی تہ مودہ ہو گیا مجھ سے خفا نرسات میں</p>	<p>کیا مزا نرسات کا جو طعنے کیا نرسات میں ہاں سے بدنی یک جیک کسی ہو نرسات میں</p>
--	---

اگر چہ جاوے ہم سے خفا برسات میں
 اشکباری جس قدر کی پاس اتنی بڑھتی
 نام پر پھر نہ ہن کیا اشکباری کرتے ہو
 اشکباری سے بڑھا جو اور بھی کچھ سوڑا
 جسکے پہلو میں نہ تم ہو اس سے پیٹھا جائیے
 کچھ تو ہو معلوم ہو کونٹھ چھانے کا تائب
 کس طرح عاجز بچائے نے ہمارا دل بچے

خاک بکلیگا ہمارا جو صلہ برسات میں
 میرا گل آرزو مر چکا کیا برسات میں
 کسے کیسے مہ لقاؤ دلبر با برسات میں
 ہو گیا ہو دل میں میرا ہر برسات میں
 جان کی دشمن ہے کوئل کی صدا برسات میں
 دختر زر کو ہے کیوں اتنی حیا برسات میں
 ہر ادب برسات کی ہے دلبر با برسات میں

غزل حضرت غوث

ڈھونڈتا ہوں جسکو اسے مجھ کو تیرے دین ہو
 حال غیر اپنا عدم کی پہلی ہی منزل میں ہو
 اسکی خواہشیں ہو چکر کو اسکی حسرت میں ہو
 گونٹا ہر ایک زکات سے کراے فتنہ گر
 لوتھڑ رہے سینکین پھر کس طرح اہل عدم
 وہ دم فوج بھی ہیں افسوس تھ پھر ہو
 ہر نفس ایک تازیانہ ہے بے عبرت بچھے
 قر سے ظاہر ہے جو ہر عالم سستی کی چال
 سننے والا کون ہوا غوث ہم کس سے کہیں

چشم بینا چاہیے لیلیٰ اسی محل میں ہے
 چسپا ہوں کچھ ایسا کہ نہہ کی نہہ میں کی میں
 کس قیامت کی لگاؤٹ خیر قاتل میں ہو
 فتنہ محشر ترے خساب کے ہر تل میں ہے
 جان تک بہاری مسافر کو چاہیں منزل میں
 ہم تڑپتے ہیں گردل کی تندا دل میں ہے
 سوچ تو غافل کہ اسبھر کس منزل میں ہو
 کوئی آگے ہے کوئی پیچھے اسی منزل میں ہو
 کون سا سودا ہو سر میں کیا تندا دل میں ہو

غزل حضرت شمس لکھنوی

یوں دم مرگ علاج دلناشا دکھا
 روتے روتے ابھی آئی تھی ذرا بجا تھی
 آج وہ تیر گانے یہ تلے بیٹھے تھے
 آٹا نہ نہ بتاتے تہ فتنوں میں جاتے
 سوئے اچھے ہو تو کیوں بکری ہوئی ہیں زلفین

جب دوا سے نہ چلا کام تمہیں یاو کیا
 آپ نے پھر وہی دگر دلناشا دکھا
 میں نے کھوئے ہوئے دل بکری ہوئی
 چار تنکوں نے ہمیں مورد بیدار کیا
 کس پریشان طبیعت نے توہین یاو کیا

یو جتنے آتے ہیں ہر روز اسیر کے مزاج
یہ تہن کہتے کہ جاؤ تھیں آزاد کیا
خوش کیا کم تھا مٹانے کو خیال کیسویں
اور بگڑی ہوئی تقدیر سے برباد کیا

غزل حضرت رفیق

کرے نہ قطع اگر تو میری زبان صیاد
تو میں سناؤں تجھے اپنی داستان صیاد
جو پر شکستہ ہیں وہ صید بجان صیاد
قدس کو چھوڑ کر اب جائینگے کہان صیاد
فلک دیار کا جھکے گمان ناخن سے
یہ ہر طرف بہت مری آہ کا دھوان صیاد
نہ ہو قفس کی شکایت نہ دام کا ہے گلہ
یہ سب ہیں اچھے مقدمہ کی خوبیاں صیاد
ذرا ہو اسے چین تو ادھر سے آنے دے
قفس کی کھول دے لاشد کھڑکیاں صیاد
یہ کیا خبر تھی کہ بیل گلوں کی الفت میں
ستم اٹھائیگی جھیلے کی سختیاں صیاد
میں درجست کا حال ہم کیوں نہ کرے
جگر سے ساکت ہی قل بھن گئی زبان صیاد
میار آئی رہائی کا حکم مل جا سکے
کہ دل میں لیتے ہیں ارمان چٹکیاں صیاد
مجھے نظر آیا ہے جب سے جلوہ گل
مری نگاہ میں تار یک ہے صان صیاد
خزان کا دور گیا موسم بہار آیا
رفیق پھر بھی نہیں مجھ پر ہر بان صیاد

غزل حضور نظام خلد اللہ ملکہ

تھوڑی سی اگر خاک تری را بگذر کی
مل جائے تو بجائے دوا درد جگر کی
اس دور سے یہ کہتی ہی مری ناہیہ سائی
سریان سے ہٹاؤں تو قسم آئیے سر کی
بجھرم کو جھرم جو بناتے ہو بناؤ بن
پیشے تو خطا کچھ بھی نہیں کی تھی نگر کی
تاجہ نشو و ار نہو صبح اسی ہے
یہ نہ و ناحق سے سدا شام بھر کی
ملتا تو بہت دور نشان تک نہیں آیا
اک عمر تجسس میں تری سینے بسر کی
صبر شکر کہ ہے عشق میں ثابت قدم اپنا
مر کر بھی مری لاش ترے در سے تھر کی
خود اس سرخرو میں جمع سحری کا ہے
رنگست کوئی دیکھے تو مرے دیوہ تہ کی
اگر تو بھی رہے جیسا اور رہو قابویم
عادت بھی چھوٹے کی ادھر کی نہ ادھر کی
باہر سے بھگڑا تری طاعت سے بشتہ کی
کس نے بھی نہ دیکھوں چھپا کر شادی نہ کر

عثمان مجھے اعزاز دیا ہے جو خدا نے وہ ہے نہیں تقدیر میں ہر ایک بشر کے

غزل عاجزہ بدیاوہری طوائف

تمہاری یاد میری جان پر کیسی جفا لائی
مجھ ایسے خانہ بربادوں کو کیوں اتار کر لائی
کہ صدمے حد سے باہر حسرتیں بے انتہا لائی
یہ اپنے ساتھ آفت اور بھی تو اک لگائی
کہ میری خاک کو چھ تک اس کے اوصیا لائی
گئی رفتار تیری اور محشر کو بللا لائی
ترے کو پہن تقدیر اسے بت رہیں لائی

غزل جناب ظریف لکھنوی

چار ہی حرفوں میں پورا شکوہ چاہا نہ تھا
بچے عشاق میں جو تھا شری دیوانہ تھا
اوٹھ بھی کز ابھر میں اک مختصر افسانہ تھا
گھر کیسے کیا تھا اچھا خاصہ پاگل خانہ تھا
بادہ پیمائی کی خاطر قدرتی پیمانہ تھا
یو تلوں کا ٹوکرا چلتا ہوا سناں تھا
جب خط رساں جاتاں سب زہر بیگانہ تھا
واہ اچھا انتظام محفل جاناں تھا
جسے غمیرت ہو کہ کی بستی کا گھر ویرانہ تھا
پارسیان کو سے جانا تھا کہ اک پروانہ تھا
یہ شتر مرغ بجاے نعرش مستانہ تھا
پاؤں میں جوتاں تھاپے پاتہ میں پازہ تھا
عاشق شوریدہ کا ممکن اگر ویرانہ تھا
کیوں نہ بھٹکے عمر کا لہر نہ جب پانیہ تھا
قبیلے کے باعث سر عاشق کی نہان وائے تھا
جسم جانا لیا بیٹی بھٹی کوئی یا بانہ تھا
جب تمہارے عاشق مفلس کے پاس آ گیا نہ تھا

چار ہی حرفوں میں پورا شکوہ چاہا نہ تھا
بچے عشاق میں جو تھا شری دیوانہ تھا
میکش خیارہ کش گویا ترا کو ایسا سانہ
لیجلا پیرے معان نحاس میں جب بیچنے
آہوئے چشم آکے آخر کیوں نہ اسکو چکے
خالی خولی جمع عشاق تھا حقہ نہ پان
وقت پیری طالبان دید کا مجمع کہاں
یار کا گھر تھا کہ شمع حسن کی بھٹی لالین
نامہ لیلیٰ نے مستی میں جڑی محبون کے لات
میکش نادار پہونچا میکہ میں اس طرح
پھر تو وہ الو کا پٹھان تھا اس میں شک نہیں
راں جب منہ سے ہی تیرے توجہ ثابت ہوا
و اسے ناکامی کیوں تر لیکے تا مہ پھر گیا
سیکڑوں کو ایک ہی گردش میں کھال کر دیا
چار پہے والا کہتے تھے اسے اکثر ظریف

غزل معہ بندہ ہندی

مراقب یار میں ہر دم لبو نہ آہ ہوا رہی
تن میں سارا چہیت کیا رشت کر کے پیر
من پہلا دیت دن کٹوھا کٹھن جو رہیں
کلے سے آگے لگھاؤ جہن امیدواری ہے
سردہہ کچھ نار ہی نشہ ہو سگرا دیس
رکت ماس تن مان نہیں کاسے پوچھو نہ تھا
عوم کی دور ہے منزل کہ سر پہ پوچھو باری
رہیں بچھوھا ہو گیسو ملتی رہ گئی بات
پیارے تم مت جانو نہ تم بچھو موہ میں
گدڑی جان پر میری نہایت بھرا رہی ہے
حامون اپنے کوٹ رہے نہ سنگ لچھے
پیتا تو واسوں کیچھے جاسوں پیتا ہے
چکر پہ چہار ہی پیاسے محبت اب نہار رہی ہے
کھیت سے چلے ملو جو آترا چا ہو پار
کا کا سب تن کیا لو اور کہا پوچھیں جن ماس
یہ تیر جان قربان ہے تمہاری اختاری ہو
بوہتا ایسی رہیں کرو کہ ہو رکھو نہ ہوے

تخیلات اخلاط زکوشا عین تلشی داس

برہا آگن موزا دنیہ جسراوے
چوت ہے جیسے چندر جسکو ر
سندروپ من ویکو لیسایا تیوہ
دو کہ میں تمام مجھے سب کوئی
کا ہو جن سکھی عین نہ آوے
من پانی تاہن بانجست مور
نیک و بد کچھ وہم نہ جانیو
سکھ جن وان پت تاپیں ہوئی

راکھو سرن شیربہ کے بسبیا بے ڈوبت ناؤ کے پار لکھیا
دین کی ناؤ پڑی بچھو ہمارے تہ بن کون جو پار اتارے
درخت رشت تیزو نام پیارو پے اٹھکر پیا بیٹھ سدا رہا

وا درہ - ٹھمری - ہولی وغیرہ

کوئی لاکھ کوئین کہی آب و ننگ پیت لگی ہوگی -
انترہ - اپنا پر ایا بس چھانڈا - جگت برائی سردھری
اس کہی - میرا شریہ پامند بات کہی سو کہی :-
کوئی لاکھ کوئین - ٹھمری کھاج

ہماری تونے چوٹی بگاڑ دی ساری
انترہ - کتر کتر سب ادبھی کر دی - بیچ رہی درجی اناری
ہماری تونے
انترہ - دیکھ شریہ پاشور کر بگاڑا لکھن دیکھا کاری - ہماری تونے

ٹھمری شام کلیان ساری میری مورک گئیں چرین

انترہ ایسی موری موری ناؤک بیان - تونے بیدر دی بیان -
کھین شریہ پاشور کھیا گھڑا کے - یو جھے گی ساسن جھٹائی - ساری

ہولی کافی

گڑوا بھرن ناہین دے دے
ہولی کا کھلیا بنی کا بچیا گڑوا بھرن ناہین دے
انترہ - گڑوا بھرت موری بیسرا بھی تولٹ سلجاؤن ری -
ایسا ہوئی کا کھلیا بنی کا بچیا

الحمد للہ کہ ترائہ دلچسپ باہ - اکتوبر ۱۹۲۵ء خرابہ تمام محمد صادق پروپرائٹر صادق پریس لاہور

۱۶
مختصر فہرست کتب صادق باب انجمنی حاظہ کمال جمال کا بیچ لکھنے

تعبیر نامہ خواب معہ فالنامہ قیمت ۲	النامہ قرانی - یہ وہ فالنامہ ہے جسکو
حکمت افلاطون قیمت ۶	ادوی زیب النساء نے علماء وقت سے
نقش سلیمانی قیمت ۰۲	یار کرایا تھا علماء دین نے قرآن شریف
محررات سلیمانی ۰۲ رتویدات سلیمانی ۰۲	کے حرفوں سے فالنامہ کو مرتب کیا یا بن
بیاض سلیمانی ۰۲ مہر سلیمانی ۰۲	میرنواز علی صاحب مرحوم سے نقل کر کے
چہل چراغ سلیمانی ۰۲ راج سلیمانی ۰۲	چلا گیا علاوہ فالنامہ کے اس میں خواص
روح سلیمانی حصہ دوم ۰۲ حصہ سوم ۰۲	اس کے حسی بھی درج ہیں جو ہر اہل علم
حصہ چہارم ۰۲ جلیقا جادو	کے واسطے سود مند ہیں قیمت ۱
مداری کا تاشہ ہر حصہ ۶ عقد شریا ۱۲	لحد حمد ہندی معہ ترکیب نماز
تاج سلیمانی ۲ حرز سلیمانی ۱۲ نافذ علی	یہ کتاب واسطے لڑکوں کے نہایت
اعجاز عیوی ۳ طلسم مشکالہ کامل ۴	ضروری و کار آمد ہے قیمت ۰۱
بحر طلسم ۲ بحر بات ویر بی ۴	وعا کے نور قیمت ۰۱
طلسم روہانی ۳ اعجاز محمدی ۲	وعا کے الہی صیان قیمت ۱
اندروہ جال کلاں ۸ اندر جال ۰۳	وعا کے جوشین ۱
مفتاح الجفر ۱ انتخاب النجوم ۴	علمیات نادہ ۰۲ فالنامہ قرآن شریف ۱
اسرار الجفر ۸ الجید النجوم قیمت ۴	ترجمہ تعبیر روایا ۶ افتاب الرمل ۱
احکام مسدلات ۱۰ اور پیام کامل ۱	میدان الرمل ۸ رکشاف النجوم ۰۱
معالجہ تپ لرزہ ۳ خزینہ کمال ۱	بتواہر الحروف ۶ زہیر اعظم نجوم ۸
معین العلاج ۸ میزان الادویہ ۱	کنز الحسین فارسی ۱۴ طلسمات متداول ۱۲
ترباق اعظم کامل ۱۰ عزیز غریب ۹	اسرار الرمل ۸ الزوار النجوم ۱
طب تہمانی کامل ۱۴ مخزن سلیمانی ۱	زبدۃ النجوم ۳ خلاصۃ النجوم ۴

علمہ فراموشین باختر صادق باب انجمنی حاظہ کمال جمال کا بیچ لکھنے



CALL No. { ۸۹۱۵۴۳۲۰۸
... ۵۰۷۱۰

ACC. No. ۵۰۷۱۰

AUTHOR

۸۹۱۵۴۳۲۰۸
۱۹۲۳

مجله صادق
کتابخانه دانشگاه تهران

۵۰۷۱۰
کتابخانه

۱۹۲۵
کتابخانه

Date	No.	Date	No.
۱۳۰۲	۵۰۷۱۰	۱۳۰۲	۵۰۷۱۰

RECEIVED
UNIVERSITY OF TEHRAN

۷

